حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ ۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

حضرت عبداللہ نے کوشش کی کہ تیر کو پیشانی سے نکال اور ہاتھ کو آزاد کرلیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا اسی دوران کسی شقی نے آپ کے قلب پر دوسرا تیر پھینکا۔ آپ اس کے اثر سے شہید ہو گئے۔ (۱)

ابومخنف کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ علی زبیدی نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے زید بن ورقاء جہنی نے بیان کیا کہ میں کربلا میں موجود تھا۔ ایک جوان میدان میں آیا۔ میں نے اس طرف تیر پھینکا۔ اس جوان نے پیشانی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ ہاتھ ماتھے کے ساتھ پیوست ہو گیا۔ وہ جوان اپنے ہاتھ کو آزاد نہ کرسکا تو آسمان کی طرف رخ کر کے فریاد کرنے لگا کہ ﴿اللھم انھم استقلّونا واستذلّونا اللھم فاقتلھم کما قتلونا واذلھم کما استذلّونا﴾ بارالہا ان لوگوں نے ہمیں کم پا کر حقیر کر دیا ہے۔ جس طرح یہ ہمیں مار رہے ہیں تو اسی طرح انہیں ہلاک کردے۔ اس کے بعد کسی نے ایک اور تیر پھینک کر اس جوان کو قتل کر دیا۔ میں اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ وہ اس دنیا کو چھوڑ چکا ہے۔ میں نے تیر اس کی پیشانی سے نکالا لیکن تیر کے سرے پر جو لوہا تھا وہ پیشانی ہی میں رہ گیا (۲)۔

مختار کو خبر ملی تھی کہ زید اس واقعہ کو بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ جوان عبداللہ بن مسلم بن عقیل تھا تو انہوں نے اُسے سزا دینے کے لئے کچھ لوگ بھیجے۔ زید تک پہنچنے کے بعد ان لوگوں نے تلواریں نکال لیں۔ اس پر ابن کامل نے کہا کہ اسے نیزہ اور تلوار سے نہ مارو بلکہ اس پر تیروں اور پتھروں کی بارش کرو۔ جب تیروں اور پتھروں سے وہ زمین پر گر گیا تو اسے زندہ جلا دیا گیا (۳)۔ ممکن ہے کہ عمرو بن صبیح اور زید بن ورقاء دونوں ہی قاتل ہوں۔ ﴿السلام علٰی القتیل بن القتیل عبداللّٰہ بن مسلم بن عقیل بن ابیطالب ولعن اللّٰہ قاتلہ﴾

بنی ہاشم کا حملہ

عبداللہ بن مسلم کی شہادت کے بعد آلِ ابوطالب نے مل کر فوج یزید پر حملہ کر دیا۔ امام حسین نے انہیں بلند آواز سے خطاب فرمایا ﴿صبراً علٰی الموت یا بنی عمومتی واللّٰہ لا رأیتم

۱۔ ابصار العین ص ۹۰۔ ابومخنف، مدائنی اور ابوالفرج کے مطابق آپ کی شہادت جناب علی اکبر کی شہادت کے بعد ہے۔

۲۔ فرسان الھیجاء ج ۱ ص ۲۵۵

۳۔ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۹۵، نفس المھموم ص ۳۳۳

هواناً بعد هذا اليوم ﴾اے عم زادو! موت پر صبر کرو۔ خدا کی قسم آج کے دن کے بعد تم کوئی اذیّت و پریشانی نہیں دیکھو گے۔ اس حملہ میں عون بن عبداللہ بن جعفر طیار، ان کے بھائی محمد، عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالب، ان کے بھائی جعفر بن عقیل اور محمد بن مسلم بن عقیل شہید ہوئے۔ اور حسنِ مثنیٰ سخت زخمی ہوئے لیکن شہید نہیں ہوئے۔ (۱)

۱۱۔ علی بن عقیل

صاحبِ حدائق کے مطابق میدان میں گئے اور تین سواروں اور اٹھارہ پیادوں کو قتل کیا اور شہید ہوئے۔ آپ کے قاتل عبداللہ بن قطنہ طائی اور عامر بن نہشل تیمی ہیں (۲)۔ مجلسی اور ابوالفرج اصفہانی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ (۳)

۱۲۔ عون بن عقیل

سبط بن جوزی کے مطابق آپ بھی شہداء میں ہیں۔ (۴)

۱۳۔ محمد بن ابی سعید بن عقیل

محمد کے والد ابوسعید بن عقیل بنی ہاشم کے نامور سخن سنج اور حاضر جواب تھے۔ ان کے بعض مُناظرے رجال کی کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں۔ ابومخنف نے حمید بن مسلم کی روایت نقل کی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو ایک بچہ خیمہ سے باہر آیا۔ وہ گھبرایا ہوا اور داہنے بائیں دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک ظالم نے تلوار نکال کر اسے قتل کر دیا۔ میں نے پوچھا کہ اس بچہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا محمد بن ابی سعید۔ پھر قاتل کے لئے پوچھا کہ اس بدبخت اور شقی کا نام کیا تھا؟ اس نے کہا اس کا نام لقیط بن ایاس جہنی تھا۔ ہشام کلبی کا بیان ہے کہ ہانی بن ثبیت حضرمی نے کہا کہ میں کربلا کے معرکہ میں دس سواروں میں سے ایک تھا اور ہم گھوڑے دوڑا رہے تھے کہ اتنے میں حسین کے خیموں سے ایک بچہ برآمد ہوا۔ اس کے جسم پر صرف ایک پیراہن

۱۔ مقتل مقرم ص ۲۶۲

۲۔ ذخیرۃ الدارین ص ۶۳

۳۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۳۳، مقاتل الطالبین ص ۹۸

۴۔ تذکرۃ الخواص ص ۲۶۶